ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4, 2023

غالب کی فارسی شاعری میں تجسیمی تمثال پر ایک نظر

ڈاکٹر شاہدہ عالم
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ فارسی، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور

Abstract:
Ghalib, Mirza Asadullah Khan(1797-1869) ,has been one of the great poets of Urdu and Persian. However he has rightly preferred his Persian poetry which is a beautiful blend of art and thought .In his Persian poetry he has presented very beautiful as well as heart touching imagery with the use of personification and thus made the apprehension of abstract matters easy for all .This article presents an analysis of Ghalib's imagery based on personification.

Key words:
تمثال آفرینی، تشخیص، فن، قوت متخیلہ، امور انتزاعی

غالبِ سخن مرزا اسداللہ خاں غالب برصغیر کے نامور دوالسانین شعراء میں سے ہیں اور ان کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں یکساں مہارت کا ثبوت دیتے ہوئے انتہائی قابل قدر شعری سرمایہ یادگار چھوڑا ہے۔ان کے کلام کی تازگی و شگفتگی، تراکیب کی جدت وندرت اور احساسات وکیفیات کی همہ گیریت نے ان کی شاعری پر مرورِایام کے باوصف فرسودگی کی گرد نہیں پڑنے دی اور ان کا توانا لہجہ آج بھی دلوں کو چھو لینے کی صلاحیت رکھتا ہے اگرچہ نثر اور مکتوب نگاری میں بھی انہوں نے اپنا لوہا منوایا ہے مگر جو مقبولیت ان کی شاعری کے حصے میں آئی ہے وہ کسی اور تخلیق کو نصیب نہیں ہوئی۔ (۱) ان کی اردو شاعری کی جذابیت اور مقام و مرتبے میں کسی کو کلام نہیں تاہم ان کی فارسی شاعری اس لحاظ سے زیادہ توجہ طلب ہے کہ وہ خود اسے اردو شاعری پر ترجیح دیتے ہیں(۲)

شاعری فکر وفن کے حسین امتزاج کا نام ہے جہاں اگر محض فن کی نمائش ہو تو سطحی دلاویزی اسے بناصہبا کے جام بنادیتی ہے اور اگر فن سے عاری ہو تو وہ کیفیت سے خالی نثر کے سوا کچھ نہیں جیسا کہ احمد ندیم قاسمی لکھتے ہیں

> ”اگر کوئی شاعر ”فکر محض“ کے زیر اثر آجائے گا تو اس کے کلام میں سے ذہن ودل کو گرفت میں لینے والی وہ طلسماتی کیفیت غائب ہو جائے گی جو شعر کو شعر بناتی ہے“ (احمد ندیم قاسمی، پس الفاظ ص ۶۵)

چنانچہ غالب کے کلام میں فکر وفن کا یہی خوبصورت امتزاج ہے جو ان کی شاعری کو آفاقیت کا درجہ دیئے ہوئے ہے۔

مقالہ حاضر غالب کے اسی بے مثال فن کے حوالے سے ہے اور یہ غالب کی فارسی شاعری میں تجسیم پر مبنی تمثال کا تجزیہ پیش کرتا ہے۔ تجسیم جسے فارسی میں تشخیص اور انگریزی میں Personification کہتے ہیں تمثال آفرینی کے بہترین ذرائع میں سے ایک ہے۔(۳) اس کی مدد سے شاعر اپنے گرد و پیش میں موجود اشیاء، عناصر فطرت اور اانتزاعی و تجریدی امور کو قوت متخیلہ کی مدد سے زندہ وانسان تصور کرتے ہوئے انسانی خصایص وافعال نیز کیفیات واحساسات کو ان سے وابستہ کرتا اور اپنے اندر کی دنیا کا جہانِ خارج سے ارتباط پیدا کرتا ہے۔

فارسی شاعری میں تجسیم کی روایت کے نشانات آغاز شاعری تک چلے جاتے ہیں۔تاہم شعراء کے ہاں اس کا استعمال ان کی اپنی استعداد وافتاد طبع کے مطابق رہا ہے۔ علاوہ ازین مختلف ادوار اور سبک شعری میں بھی اس نے اپنے ارتقاء کی منازل طے کی ہیں۔ جیسے سبک خراسانی اور سبک عراقی سے ہوتے ہوئے سبک هندی تک آتے آتے اس کے اندر فکر کی وسعت وگہرائی نیز رفعت تخیل بھی شامل ہو گئی جس نے اس کی دلپذیری وجذابیت میں بے پناہ اضافہ کیا ہے۔(4)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4, 2023

غالب سبک هندی کے نمایاں ترین شعراء میں سے ہیں اور ان کی زبردست قوت متخیلہ نے تجسیم کی مدد سے ایسی دنیا تخلیق کی ہے جو لذت کو حیرت سے دوچار کر دیتی ہے۔ جہاں ہر شے زندہ و متحرک ہے اور احساسات جاندار ہیں۔

آیئے اس دنیا میں داخل ہوتے ہیں سب سے پہلے فطرت کو تو دیکھا جائے۔ فطرت یوں تو جاندار ہے مگر ہم سے ہماری زبان میں گفتگو سے قاصر، احساسات سے عاری اور اظہار جذبات سے محروم ہے لیکن مسیحائے سخن غالب کے دم جاں بخش سے گویا یہ گویا ہو جاتی ہے اور یہی نہیں بلکہ انسانوں کی طرح محسوس کرتی اور انسانی افعال سرانجام دیتی نظر آتی ہے۔ اس کی مثال کیلئے غالب کے کلام سے چند نقشائے رنگ رنگ پیش خدمت ہیں :

رنگ را بو رسد بہ عذر قدوم

لالہ را گل دود بہ استقبال (کلیات غالب، ص: ۸۰۲۲م ب: ۲)

یعنی رنگ کے خیر مقدم کے لیے خوشبو آگے بڑھتی ہے اور گلِ لالہ کے استقبال کو گلاب دوڑا چلا آتا ہے۔

ھوا عبیر فشانست و ابر گوہر بار

جلوسِ گل بہ سریر چمن مبارکباد (کلیات غالب، ص: ۷۱۰، ب: ۴)

ہوا عطر فشاں ہے اور بادل موتی برسا رہے ہیں۔ چمن کے تخت پر گلاب کا متمکن ہونا مبارک ہو۔ اس شعر کی خوبصورتی یہ ہے کہ غالب ہوا، بادل اور گلاب تینوں کی تجسیم پیش کرتے ہیں۔

شاھد گل تاب مستوری نداشت

مستش اندر رھگذار آورد باد (کلیات غالب، ص: ۶۸۲/۲م ب: ۵)

یعنی گلاب ایک ایسا محبوب ہے جو چھپنے کی تاب نہیں رکھتا تھا ہوا اسے مستی ہی کے عالم میں رھگذر پر لے آئی۔

شگفتن عرض بیتابیست ھان ای غنچہ می دانم

دلت با نالۂ مرغ سحر خوان بر نمی آید (غالب، ص: ۳/ ۱۵۰، ب: ۱۰)

غالب کلی سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ اے کلی میں جانتا ہوں کہ تیرا کھلنا بے تابی کا اظہار ہے کیونکہ تیرا دل صبح کے پرندے کی فریادوں سے سیر نہیں ہوتا۔

ستادہ سرو بدان اھتمام بر درِ باغ

کہ تا بہار دگر راہ بر خزان گیرد (غالب، ص: ۲/ ۱۵۳، ب: ۴)

سرو باغ کے در پر اتنے اہتمام سے اس لیے کھڑا ہے تاکہ بہار خزاں کا راستہ روک لے۔

وقتست کز شگوفی آثار نامیہ

بندد حنا ز لالہ بدست چنار باد (غالب، ص: ۲/ ۲۱۷، ب: ۳)

یعنی اب وقت آگیا ہے کہ نباتات کے کھلنے سے ہوا چنار کے ہاتھوں میں لالہ کے پھولوں سے مہندی لگائے

بیرون میاز خانہ کہ ھنگام نیم روز

رشک آیدم کہ سایہ بہ پابوس می رسد

(غالب، ص: ۱۸۵/۳، ب: ۹)

یہاں غالب محبوب سے ملتمس ہیں کہ دوپہر کے وقت گھر سے باہر نہ نکلو مجھے سایے پر رشک آتا ہے جو تمھارے قدموں کو بوسہ دینے کو لپکتا ہے۔

بگوی تا بنشیند مگر بیاساید

ستوہ آمدہ چرخ از رعایت آداب (غالب، ص: ۱۸۲/۲، ب: ۱۱)

یعنی آسمان سے کہہ دو کہ گھڑی بھر آرام کر لے کیونکہ وہ آداب بجالاتے لاتے اکتا گیا ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4, 2023

برُرخ زابرپردہ فروبست آفتاب

بندِ نقاب نامیہ وا کرد روزگار(غالب،ص:۳۲۱/۲،ب:۲)

سورج نے رخ پر بادل کا نقاب اوڑھ لیا اور نباتات کے نقاب زمانے نے ہٹا دیے۔

غالب کے ہاں عقل و خرد کی تجسیم کی بھی بہت سی عمدہ مثالیں دیکھنے کو ملتی ہیں یہ بھی گویا اس کا ایک محبوب موضوع ہے

من سخن گوی و عقل گرم نزاع

کاین متاعیست کزدکان من است (غالب،ص:۵۹۱/۱،ب:۲۱)

یعنی میں محو سخن ہوں اور عقل الجھ رہی ہے کہ یہ بھی تو میری ہی متاع ہے

وہ بے جان اشیا کی سماعتوں سے واقف ہیں اور ان کے احساسات وجذبات ان سے پوشیدہ نہیں

نشاط گوش بر آواز قلقل است بیا

پیالہ چشم بہ راہ کشید نست مخسپ (غالب،ص:۳/ ۷۵،ب:۴)

غالب دعوت عیش ونشاط دیتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ خوشی وشادمانی صراحی کی آواز پر کان لگائے ہوئے ہے اور سونا مت کہ پیالہ پیے جانے کا منتظر ہے۔

چہ پرسی وجہ حیرانی کہ ھنگام تماشایت

نگہ از بیخودی ھادست و پاگم کرد و مژگان شد(غالب،ص:۳/ ۳۳۱،ب:۹)

حیرت کا سبب کیا پوچھتے ہو کہ تمھارے وقتِ دیدار نگاہ بے خودی کے مارے بدحواس ہو کر پلکوں میں ڈھل گئی

بہ بیم افگندہ می راچارہ رنج خمار ما

قدح بر خویش می لرزد زدست رعشہ وار ما(غالب،ص:۳/ ۸۲،ب:۵)

ہمارے نشہ ٹوٹنے کی اذیت کے علاج کے خیال نے شراب کو خوف میں مبتلا کر دیا ہے اور جام ہمارے رعشہ زدہ ہاتھوں کی وجہ سے خود میں لرزاں ہے۔

نتیجہ گیری :

کلام غالب میں نقش ہای رنگ رنگ تجسیم کا یہ مختصر سا تجزیہ بھی اس بات کا بین ثبوت فراہم کرنے کو کافی ہے کہ آج اتنا عرصہ گذر جانے کے باوجود ان کی شاعری کی تازگی اور لطف وتاثیر میں چنداں کمی واقع نہیں ہوئی سچ تو یہ ہے کہ غالب جیسے شاعر وقت کی دستبرد سے آزاد ہوتے ہیں۔ وہ زمانے سے گذر جاتے ہیں مگر زمانہ ان سے نہیں گذر پاتا۔ جب دیکھو جس پہلو سے دیکھو اپنے اسی مقام پر فائز نظر آتے ہیں۔ لہذا احمد ندیم قاسمی کا یقین پر یقینا مبنی بر حقیقت ہے جنہوں نے کہا تھا ''مجھے یقین ہے کہ غالب ابھی صدیوں تک ہماری نسلوں سے اسی تازگی اور توانائی کے ساتھ ہمکلام رہے گا'' (قاسمی، احمد ندیم پس کلام، ص:۹۵)

یادداشتیں

ا۔ مزید معلومات کیلیے دیکھیئے:

- غالب، میرزا اسد اللہ خان، کلیات غالب فارسی، بہ کوشش سّید مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی، ۳ مجلد، لاہور، مجلس ترقی ادب، 1967ء
- فرجاد، محمد علی، احوال وآثار میرزا اسد اللہ خان غالب، اسلام آباد، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، 1977ء
- انصار اللہ، محمد، غالب، ببلیو گرافی، نئی دہلی، غالب انستی تیوت، 1998ء
- عارف شاہ گیلانی، سّید شہنشاہ سخن میرزا غالب کے کلام پر ناقدانہ نظر، کراچی، مدینہ پبلیشنگ کمپنی، 1970ء
- عبادت بریلوی، غالب اور مطالعۂ غالب، لاہور، رائیٹرز اکیدمی، 1969ء-
- یوسف حسین خان، غالب اور اقبال کی متحرک جمالیات، لاہور، نگارشات، 1987ء
- Ralf Russell,Ghalib - The Poet And His Age,(ed), London,1972

- Noor-ul-Hassan Naqvi, Dr., Ghalib Reveals himself, Ali Garh Muslim University Aligarh, 1972
- Inderjeet Lal, Candle Smoke, New Delhi, Ghalib Academy,1970
- Civil Shundler, Aspects Of Ghalib, Karachi, Pakistan American Culture Centre, 1970
- Abdullah Anwar Baig, Life and Odes of Ghalib, LHR,1940
- Abrams, A Glossary of Literary Terms, p.171

۲۔فارسی بین تا بینی نقش ھای رنگ رنگ

بگذر از مجموعۂ اردو کہ بیرنگ من است

یعنی فارسی کو دیکھو تا کہ رنگا رنگ نقوش دیکھ سکو میرے اردو مجموعہ کلام کو چھوڑ دو کہ یہ تو میرا بے رنگ کلام ہے۔

۳۔مزید معلومات کیلیے دیکھیئے:

- انوشہ، مزدک، دانشنامۂ ادب فارسی، بہ سرپرستی حسن انوشہ، جلد دوم، ص362
- جرجانی، عبدالقادر، اسرار البلاغہ، ص44-43.
- رادفر، ابوالقاسم، فرھنگ بلاغی ادبی، جلد اول، ص359
- زرین کوب، عبدالحسین، نقد ادبی، جلد دوم، ص695.
- سکاکی، ابویعقوب، مفتاح العلوم، ص349.
- شفیعی کدکنی، صور خیال در شعر فارسی، صص149تا156
- شریعت، رضوان، فرھنگ اصطلاحات ادبی، ص54.
- سیماداد، فرھنگ اصطلاحات ادبی، صص77-78
- شمیسا، سیروس، بیان، ص175.
- میر صادقی، میمنت، واژنامہ ھنری شاعری، ص70

- Cuddon, A Dictionary of Literary Terms, p. 501-502

منابع وماخذ

- غالب، میرزا اسد اللہ خان، کلیات غالب فارسی، بہ کوشش سّید مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی، ۳مجلد، لاھور، مجلس ترقی ادب، 1967ء
-
- فرجاد، محمد علی، احوال وآثار میرزا اسد اللہ خان غالب، اسلام آباد، مرکز تحقیقات فارسی ایران وپاکستان، 1977ء
- انصار اللہ، محمد، غالب، ببلیو گرافی، نئی دہلی، غالب انستی تیوت، 1998ء
- عارف شاہ گیلانی، سّید شہنشاہ سخن میرزا غالب کے کلام پر ناقدانہ نظر، کراچی، مدینہ پبلیشنگ کمپنی، 1970ء
- عبادت بریلوی، غالب اور مطالعۂ غالب، لاھور، رائیٹرز اکیدمی، 1969ء
- قاسمی، احمد ندیم، پس الفاظ، اساطیر، لاہور، س۔ن۔
- یوسف حسین خان، غالب اور اقبال کی متحرک جمالیات، لاھور، نگارشات، 1986ء